٨٣١ ١٩١٤

~~26~~

٩

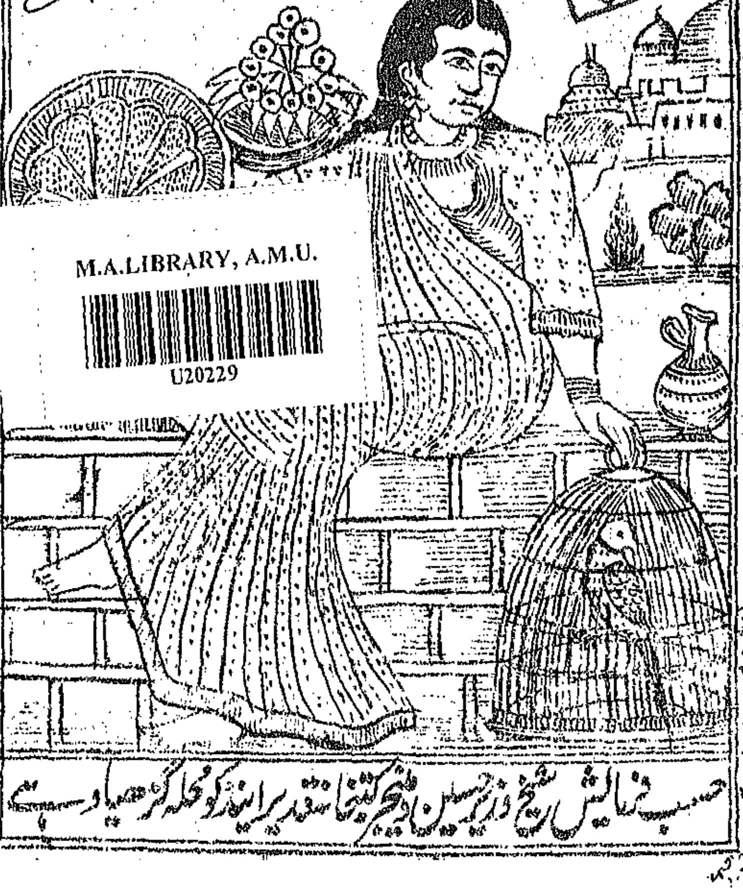
٣٤ ب b

(ہر قسم کی کتابیں ہمارے یہاں سے بکفایت دستیاب ہوتی ہیں منیجر قدیر اینڈ کو محلہ گڑھیا الٰہی)

نہایت عمدہ اور نئی نئی غزلیں

پیارا طوطا

جولائی سنہ ۱۹۲۸ء



حسب فرمائش شیخ نذیر حسین منیجر کتب خانہ قدیر اینڈ کو محلہ گڑھیا واسطے

تو تو پردے میں ہے شیدا ہی زمانہ تیرا ۔۔۔ دور ہے چشم تصور سے ٹھکانا تیرا
میرے دروازہ سے خالی نہیں جاتا کوئی ۔۔۔ لٹتا ہے جھولیاں بھر بھر کے خزانہ تیرا
پاؤں بیکار ہوے طاقت رفتار گئی ۔۔۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے اے یار ٹھکانہ تیرا
تو اگر چاہے تو ہو طاقت رفتار نصیب ۔۔۔ خالی جا سکتا نہیں ہاتھ اٹھانا تیرا
رحم آئیگا انہیں سنکے مرا حال فروغ ۔۔۔ درد دل سحر ہے افسوں ہے فسانہ تیرا

نعت شریف

جب سامنے آنکھوں کے دربار نبی آیا ۔۔۔ تب صبر ہوا دل کو تب چین ہمیں جی آیا
کہہ دیتا امیر وقت دربار میں ہوں حاضر ۔۔۔ صورت میں فقیروں کے شاہ عربی آیا
توحید کے ہر جانب عالم میں کھلے مکتب ۔۔۔ قرآں کا سبق دینے امی لقبی آیا
دربار شہ دین میں ایماں کی سند لینے ۔۔۔ کوئی عجمی آیا کوئی عربی آیا
ہر گھر میں بجاؤ نکا یوں کس کی نبوت کا ۔۔۔ اس شان سے دنیا میں کوئی بھی نبی آیا
اخلاق حضرت کے ایماں کا سبق بخشا ۔۔۔ کرنے کوئی کا فر بھی گر بے ادبی آیا
بچہ بچہ جو مدینے میں آئے میرے [illegible] ۔۔۔ تعظیم کرو اسکی شیدا ہے نبی آیا

غزل قوالی

میں خوب سمجھتا ہوں کہ تم کون ہو کیا ہو ۔۔۔ گر کفر نہ ہوتا تو میں کہتا کہ خدا ہو
یہی ہے وہ نماز ایسی جو اس در پہ ادا ہو ۔۔۔ وہ قبلۂ اسلام ہو دل قبلہ نما ہو
سنتے ہیں میرے حال کو وہ سب سے الگ ۔۔۔ ہو کیوں نہ اثر آہ میں جب درد بھرا ہو
ملنے ہی پہ موقوف ہے گر مشکل دکھانا ۔۔۔ میں خاک ہوا جاتا ہوں تو جلوہ نما ہو
اتنی ہے تمنا اب دل خستہ کی تمنا ۔۔۔ یہ ہاتھ ہو اور دامن محبوب [illegible] ہو

غزل [illegible]

اپنی نیا دیکھی میں نے چاہے طوطے ۔۔۔ کیوں اکیلا ہے تو گھبرا یا [illegible] طوطے
رنگ محفل کا تو یوں اپنی جمالے طوطے ۔۔۔ سب پرندوں کو تو شادی میں بلالے طوطے

باغ عالم میں نہیں کوئی بھی ثانی تیرا
سونے کا پنجرہ موروپے کی زنجیر تری
نقلین نقال کیا کرتے ہیں کیا ہوتا ہے
بوسیاں بول کے سب کو لکو لبھا لیتا ہے
دل کو موہ لیتی ہے یہ چاندسی صورت تیری
رہنے پوشیدہ جو ہیں کان جواہر کی طرح
ڈواد رسے کی یہ دعا ہے کہ پہلے پھولے تو

اپنی تصویر مصور سے کھنچانے واسطے
تجھہ کو پالے بھی تو اس طرح سے پالے
کوئی تیرا سا شبیہ تو بنالے واسطے
کیوں نہ ہر ایک تجھے کندھو پہ بٹھالے واسطے
تیری گردنمین پڑے رہتے ہیں ہالے واسطے
کان دونوں ہیں ترے سب کے بالے واسطے
تجھہ کو ملجائیں قیامت کے قبالے واسطے

غزل

اس نور مجسم نے لبھایا میرا دل ہے
یا رب ترے محبوب پہ آیا میرا دل ہے

شیدا رخ محبوب خدا کا میرا دل ہے
قرآن کی قسم مومنوں کعبہ مرا دل ہے

تو حور کا شیدا ہے میں ہوں عاشق احمد
زاہد تیرے دل سے تو اچھا میرا دل ہے

بیجا ہے اگر حسنہ ثقلین محمد
دعوی میں کرون عرش معلی میرا دل ہے

وحشی جو حسنہ یدا حسن ہوں انہیں دیکھو
میں بیچ چکا ہوں یہ پرایا میرا دل ہے

غزل

دل آنکھہ ملاتے ہی پار کرے نشت عشوہ گری جبا و نظر سے
پھر زہر کہا ہم لاکھہ مرے او سنگ دل سبے داد گر سے

محشر میں کوئی پوچھے گا گر کچھہ ساتھہ بھی لاے ہو ترا دستر
کہ دینگے ہی یا دیدہ تر اپن سوزش دل درد جگر سے

میں بتاؤں کہاں ہے وہ رشک بتاں نہیں یاد رہا مجھے نام و نشان
ہے بس اتنا خیال میز کہ یاں ہے اپن بدن زرین کمر سے

ٹھمری

میں منزل سے چلتے چلتے طیبہ نگر کو جاتا ہے
برباد ہوائی جبا سے کہاں پر احمد! میٹا آتا

بھیرگی

دریا گہری ناؤ پرانی ڈوبے ہی پر ترانا ہے
ہم پیارے اپنی دیا سے اس کو پار لگانا ہے

بھیہ بہیہی

روٹھا تو رامانت ناہین کس بدہ اس کو سمجھانا ہے
خواب مین آکے درس دکہا کر شایق کو سمجھانا ہے
بھور کھمی

مستزاد

ہو گئے سُن سُن کے شیدا یہ سب افسانہ ترا
جان من جانا ترا
کیا خزان آگئی بلبل ترے گلشن پر
نہ شجر ہے نہ ثمر
یہ مٹا نا کسی گل چین کا کاشانہ ترا
جان من جانا ترا
یار پہلو مین ہے اک جام پلا دے ساقی
رکہہ لے مے تو باقی
تا حشر جاری رہے یا خدا میخانہ ترا
جان من جانا ترا
خود بخود برخ پہ فدا شمع یہ پروانہ ترا
شمع نے رو کے کہا
حشر تک یاد رہیگا یہ لپٹ جانا ترا
جان من جانا ترا
جلوۂ لیلےٰ تجھے ہر جگہ آتا ہے نظر
دیکہتا تو جو اگر
تیس بے فائدہ جنگل مین ہے بس جانا ترا
جان من جانا ترا
اے شہ حسن لقا کیسے ملوں تجھ سے بھلا
مین گدا اور تو شاہ
اور تو کچھ نہین حاضر ہے دل ہے نذرانہ ترا
جان من جانا ترا

غزل

پردہ داری کے عوض بدنام و رسوا کر دیا
اے خیال یار کیا کرنا تھا اور کیا کر دیا
خوب بیمار محبت کا مداوا کر
مار ڈالا پھر بھی کہتے ہو کہ اچھا کر دیا
ان کو شکستہ ہو گیا کیسا اشارہ کر دیا
اے نگاہ یاس آخر تو نے یہ کیا کر دیا
سیکڑون کو راہ پر لائے تیرے گیسوی کج
کیا نظر تھی جس نے مردونکو مسیحا کر دیا
ایک ساغر مین کیا ساقی نے زاہد کو غلام
سر دایک چہاتے ہی مین بازار لغو ہی کر دیا
پوچھتے ہو کہتے دیتا ہون کس کی جان ہی
پھر نہ یہ کہنا کہ تو نے راز افشا کر دیا
ان کے جاتے ہی بیابان کیطرف جانے کو تجھے
صدقے اس وحشت کے جس نے گھر کو صحرا کر دیا
مرحبا اے جلوۂ دیدار کیا کہنا ترا
دیکھنے والوں کی آنکھوں کو تماشا کر دیا
ایک تیری چشم کرم نے ساقی بندہ نواز
ذرہ کو خورشید اور قطرہ کو دریا کر دیا
یہ کیا فرقت مین ان کی یاد نے آکر لوک
بیٹھے بٹھلائے جگر مین درد پیدا کر دیا

آنکھوں ہی آنکھوں میں بیدم کہگئے ہم حال دل　　پردے ہی پردے میں اظہار تمنا کر دیا

مستزاد

آنکھہ برچھی کی انی تھی پہ سنبھالی نہ گئی　　دل کا خون ہوکے رہا
جب پڑی سینے پہ میرے کبھی خالی نہ گئی　　جاں کو ساتھہ لیا
کشتۂ ناز سے کہتی ہے یہ مقتل میں قضا　　کیوں جی کچھہ بس نہ چلا
تم بچاتے تو رہے جان بچائی نہ گئی　　نہ رکا تیر ادا
بتکدے میں حرم میں دیر میں و کلیسا میں گئی　　ہم جہاں جاکے رہے
دل سے اتری ہی میری تصویر خیالی نہ گئی　　تجھہ کو ہی سجدہ کیا
زلف کے بھیس میں یہ کالی بلا آئی ہے　　یا گھٹا چھائی ہے
یہ وہ ناگن ہے کہ جو آپ سے پالی نہ گئی　　میرا دل آ کے ڈسا
دل سے ہی کہو کہ وہ کہتے ہیں شکایت کیسی　　اب حکایت کیسی
تم سے رکھی نہ گئی تم سے سنبھالی نہ گئی　　ہم سے بیجا ہے گلہ
جب کہا ان سے کہ پھر تم میرے دشمن سے ملے　　کہہ کے قایم نہ رہے
یوں بیدم یہ تری خام خیالی نہ گئی　　ادر تیرا تنگ نہ گیا

ٹھمری

تورے دوارے پڑے جگت بیت گئے موری آس نہ توڑو غریب نواز

یا خواجہ معین میرن کے میر پیرن کے پیر ولین کے تاج　　تورے دوارے کھڑی
تم نبی و علی جی کے پیارے عثمان کے آنکھوں کے تارے
جگت تارن ہو جگ پالن ہو جگ داتا ہو تمہیں جگ کو راج　　تورے دوارے پر
مورے اوگن پہ نگاہ کر دو تم اپنے کئے کو نباہ کر دو
میں تمہاری ہوں اب تو پہلی بری مہاراج تمہیں میرے سب کے آج　　تورے دوارے پر
تورے دربس بھکارن آئی ہوں مورے دیو بھیک مہاراج ان داتا
بنتی بیدم کی سنئے دیکھو ملبوس جا سے کاج　　تورے دوارے پر

غزل

اس سے کچھ میرا بھی ذکر اے دل ناشاد رہے　　وقت پر بھول نہ جانا یہ ذرا یاد رہے

ہمسے کتنے ہی تری راہ میں برباد رہے
تو سلامت رہے کوچہ ترا آباد رہے

دل مرا لیکے جو تم بھول گئے بھول گئے
بوسہ دینا کبھی نہ اللہ کرے یاد رہے

گھر مرا بھول بھلیاں ہوا الٰہی شب وصل
راہ گھر جانے کی آکر نہ انہیں یاد رہے

کسی ہمدرد کو میں درد سنا دوں اپنا
نالہ خاموش رہے چپ ابھی فریاد رہے

چھوٹے نہیں وہ میری وفا دونکو بھلاؤں
یہ غنیمت ہے کہ جو رلپنے انہیں یاد رہے

ٹھمری — طرز چھوٹی بڑی میاں رے — ٹھمری

ننھی ننھی بندیاں رے سا دل کا مرا جھولنا — ننھی ننھی

اک جھولا ڈالا میں نے ویپر کے دوار پر لمبی لمبی پینگیں رے جھو سر کا مرا کھولنا — ننھی ننھی

اک جھولا ڈالا میں نے گنگا کے گھاٹ پر کالی کالی بدری تر جھولی پہ مرا جھومنا — ننھی ننھی

اک جھولا ڈالا میں نے اسبوا کی ڈال میں اونچی نیل رے ڈالی کا مرا جھومنا — ننھی ننھی

اک جھولا ڈالا میں نے سیاں کی گود میں گوری گوری بیان کر سیاں پہ مرا روٹھنا — ننھی ننھی

اک جھولا ڈالا میں نے ساغر کی یاد میں چھوٹی چھوٹی کھیاں لی پی پی کر مرا جھونکار — ننھی ننھی

غزل

کیوں میں انکار کروں مال ہی ایسا کیا ہے
لیجئے لیجئے دل۔ آپ سے پردہ کیا ہے

ہم نے یہ کہکے کیا وصل پہ انکو راضی
جو نہ دکھہ درد میں کام آئے وہ اپنا کیا ہے

غصہ آتے ہی ہوا لال بہو کا چہرہ
بنگیا حسن بگڑ کر یہ تماشا کیا ہے

آپ وعدہ تو کریں آگے ہماری قسمت
نہ وفا ہو نہ سہی آپ کا جاتا کیا ہے

بگڑی قسمت جو بنا دو تو تمہیں ہم جانیں
بگڑے گیسو کا مری جان بنانا کیا ہے

غزل

ستم ہے مبتلائے عشق ہو جانا جوان ہو کر
ہمارے باغ ہستی میں بہار آئی خزاں ہو کر

الٰہی خیر ہو جو بیچکے ہیں مجھ سے دل میرا
وہی پھر آرہے ہیں آج مجھ پر مہرباں ہو کر

جوانی کی دعائیں مانگی تہیں جوانی تہیں لڑکپن میں
لڑکپن کے مزے اب یاد آتے ہیں جواں ہو کر

حسینوں حکمت سے کرتے دل عشاق قابو میں
بگڑ کر مسکرا کر گرم ہو کر مہرباں ہو کر

زباں درکار ہے معشوق کی تعریف کرنیکو
انہیں جادو نگی کہئے مگر جادو بیاں ہو کر

تقاضا حسن کا ہی کیا شئے ہے کہ یوسف

جلیل استاد کا مصرع نہ بھولا ہے نہ بھولیگا — انا الحق بول اٹھا منصور آخر بدگمانی کر

مستزاد

کوئی قاتل کی ادا وار سے خالی نہ گئی — جس نے گھایل نہ کیا
ہائے کیا ضرب تھی جو دل سے سنبھالی نہ گئی — دم ہی آخر کو لیا
مرتے مرتے بھی تجھے میں نے لگا ہو تھین رکھا! — میں جو عاشق ہوں ترا
قبر میں بھی تری تصویر خیالی نہ گئی! — جس کا شاہد ہے خدا
ماتم غیر میں سب آپ نے زیور پھینکا! — پھر بھی باقی ہے ادا
سارا زیور گیا کان کی بالی نہ گئی! — جس میں سبزہ تھا پڑا
یہ غلط ہے کہ مسیحائی کا دعوی ہے تمہیں — کیسے باور ہوں ہمیں
جب ایک پھانس بھی عاشق کی نکالی نہ گئی — جاؤ بس دیکھ لیا

غزل

ہم سے آباد ہے دل جہاں تک رہے تم رہے — تم رہو آکے یہ مہمان رہے رہے نہ رہے
خواب غفلت ہی سے بہتر کہ ہم آغوش یار — آنکھ کھلنے پہ یہ ساماں رہے رہے نہ رہے
اپنے دل سے کے تو تیر ارماں نکال اے قاتل — تری بلا سے میرا دم رہے رہے نہ رہے
ڈھونڈھتا تھا دل گم گشتہ کو بس ڈھونڈ چکا — اب کوئی زلف پریشاں رہے رہے نہ رہے
میری حیرانی کو کوئی بھی نہ پہنچیگا تمہارے آگے — آئینہ بزم میں حیراں رہے رہے نہ رہے
کنگھی زلفوں میں کرو کیا دل عشاق ہے گا ادھر — ایسے دو چار پریشاں رہے رہے نہ رہے

در شان صابر کلیری

بستا ہے جو کلیر نگر مورا سیاں — کیوں وا کی خوبی کو کیا تم سے گوسیاں
انوکھی ادا چھب نیاری ہے وا کی! — جھلک جگ کی صورت میں نور خدا کی!
سہانی پھبن وا پہ چمبر رضا کی! — سبھی سکھیاں وا پہ سکو نگر میں کولیاں
بہت ہے بہر وا سکھی دل کے دوارے — جو رین دن تی موہیں کوثر کی بارے
مسافر تھکے ہارے وا کے کنارے — لگی وا اپنی تن من کی ساری بجھیاں
دوارے پہ دل کے جو دکھیاری جاوے — مٹے درد دکھ سکھ ملے چین پاوے!
مراد دل سے دامن بھر کے گھر کو آوے — سکھی وا کے دوارے پہ دولت لٹیاں

ولیہ عرض موری کہہ دینا اسے ! — سنوریا سکھیو اسے صابر پیا سے
نکالو سگے کب آ کے دست عطا سے ! — جیت ہین جو سینے مین فرقت کے سو پیار
سکھی مین تو کلیر مین بستر لگیان ! — پھری جگت مین پایو نہ صابر سا سجان
نہ پایا کا سا رنگ روپ پایو کسی مین — نہ پایا کی برابر کوئی خوش طبعی مین
اسے دیکھ پایا ہی سمائی ہے جی مین — کر اب نہ کسی اور ویس کو جتیان
یہ بانکا سنوریا نیارا ہے سب سے — مین جی جان سے یا پہ قربان جیبیان
جو زلفن مین ہے بوسے مشک تتاری — تو موہنی صورت نیا ہی تو ربا رے ہی
سینئی لگا ہین سے چیتون نیاری — دیوانی ہی پاہی رنگون پہ گوئیان
سکھی تو جو کلیر کے دیسا کو جائے — تو اشنا ویر کو دیجیے سنائے
جو پھر زیارت دم صابر کے آئے — تو توصیف سے کہ دل جرنا چکے بیان

نئی غزل

دل فراق یار کی گرمیون نے جلا دیا — خاک کیا دل و جگر را لہہ مجھے بنا دیا
چین نہین سکون نہین صبر نہین کس طرح — اس کے تصور نے مجھے سودائی بنا دیا
کس سے کہے گلہ کوئی چرخ نے کج چالکی — درد کی کچھ دوا نہ کی درد ہی لا دوا بنا دیا
مضطرب و بیقرار ہوں اب مین خدا کیا کہوں — مجھ کو دیا تیرا جنون تجھ کو پری بنا دیا
دل مین تجلیان شکر صد لیے دو جہان ! — ساغر بادہ خوار کو جام جہان بنا دیا

مہند رنگا لو تو میرے پہرے مین یا سجاؤن !

دل لگا لو ! تو مین تصویر وفا بن جاؤن — ہم سے تنہا لو تو مین جانے کیا بنجاؤن
تیرے قدمون میں پڑے رہنے کا موقع مل جائے — یا الٰہی مین تیری زلف رسا بنجاؤن
تا کہ کہتا ہے کہ طوفان سیا کرو دکھلین — اک کہتی ہے کہ ساون کی گھٹا بنجاؤن
میری حسرت کوئی بت رہنا ہے تجھکو — اور اس بت کی تمنا کہ خدا بنجاؤن
وہ پری بن کے شب وصل ادا سے بولے — کیون کہون تو ہی اب مین کیا بنجاؤن
نہین ساغر ہون مگر ہے مرا دعوی ساغر — یار دھائے تو سنے ہوشربا بنجاؤن

تجھکو سمجھی ہاں مین وہ دل سے اندر سے

بڑا افسوس ہے جس پر فدا یہ قلب مضطر ہے — غضب ہے قہر ہے آفت ہے وہ پردے یا نہ

یہ کعبہ یہ کلیسا اور یہ مسجد ہے یہ مندر ہے … بتا پھر کس جگہ ڈھونڈوں تجھے تو سب کے اندر ہے
بنا دے آہ سوزاں ہائے یہ اُلٹا اثر کیسا … عوض لطف و کرم کے اور وہ ہمسے مکدر ہے
نہ جا مسجد نہ جا مندر نہ تو در در کی ٹھوکر کھا … تجھے ہے جستجو جسکی کہیں وہ دل کی اندر ہے
بتاں سنگدل کا بھی نرالا ڈھنگ ہے یارو … ہیں پتلے خاک کے لیکن دماغ افلاک پر ہے

تو گل ہے تو میں بلبل تو شمع میں پروانہ

میں در سے آیا ہوں سنکر ترا میخانہ … بھر دے مئے عرفاں سے ساقی مرا پیمانہ
یہ حال ہوا اپنا اس زلف کی سودے میں … کہتا ہے کوئی مجنوں کوئی ہمیں دیوانہ
میں در سے کہیں تیرے جانیکا نہیں ہرگز … تو گل ہے تو میں بلبل تو شمع میں پروانہ
رحمت کے ترے چھینٹے پڑ جائیں ادھر بھی کچھ … رہجائے نہ لبسے ساقی خالی مرا پیمانہ
بندوں میں ترے ساقی ہے ایک تغافل بھی … اس پر بھی صدا رکھنا الطاف فقیرانہ

غزل

جگر میں ٹیس ہے دل میں کھٹک ہے لب پہ نالے ہیں
کلیجہ میں جلن ہے سینہ پر غم میں چھالے ہیں
سن بر کھا رت باوری کہ جھوم جھوم مست آوے … پلکیں تیر چلاسے ی کر دیتا ہے گھاؤ
ابھی وہ زخم جو پہلے لگے تھے دل پہ آئے ہیں
من پردیسی یاد ہوے کہ جم جم باز ہی آگ … ہمکا بھول نہ جائیو ادرست کرنکے لاگ
عنایت کی نظر رکھنا کہ ہم نازوں کے پالے ہیں
آنکھیں چھپ دکھلا کے یار دیاں پیاں … پلکیں تیر چلا کے چھینو لا کہن جان
خدا رکھے تمہیں تمنے ہزاروں مار ڈالے ہیں
ہم کھیلے دھیر سے کہ یہ جست کا ہے ہاں … جو نگری ہے شیام دہی ہمارا گاؤں
جہاں کہلاتے ہیں مضطر وہیں کے رہنے والے ہیں

غزل

خون کردہ دل و جانم عشق بت عیار … مقتول محبت شد نا کردہ گنہگارے
انداز تغافل را کہ دی یہ ستم آرزان … آگاہ نئی شاہدار خاطر بیمارے
در منزل جانانہ دشوار گذر دارم … من بیکس و ناچارے آں شوخ طرحداری

در فرقت تو دایم دارد گلہ قسمت
مغموم و غم اندوزی مخزون دل افگاری

نالم ز اشک خود نازم بہ خوش انجامی
گستہ دل مین ساغر پیمانہ میخو اری

غزل

رسول کا ہے مدینہ مین گھر زمین کے تلے
خدا یہ کیسی ہے شام و سحر زمین کے تلے!

زمین پہ رکھ کے قدم مار نا گنہ ہے
غروب ہوتے ہین شمس و قمر زمین کے تلے

زمین کو پست نہ سمجھو یہ سب سے اعلیٰ ہے
ہین سارے خورد و کلان مرد و زن زمین کے تلے

ہمیشہ رہتے تھے عطر و گلاب کی بو مین
انہین کا کھا گئی مٹی بدن زمین کے تلے

نہ تخت شاہی رہا اور نہ سر پہ تاج رہا
گدا سے سوتے ہین پہنے کفن زمین کے تلے

زمین بلند ہے رتبہ مین عرش اعلیٰ سے
حضور سوتے ہین خیر البشر زمین کے تلے

ولی نبی و علیؓ فاطمہؓ حسینؓ و حسنؓ
یہ کیا سب ہو گئے ہم وطن زمین کے تلے

حسین قتل ہوئے کربلا کے میدان مین
اُلٹ کے کیون نہ گرے آسمان زمین کے تلے

غزل

کو حسین ہین ہمارے جان جہان سب سے سوا ہو
جب جان کے خواہاں ہو تو کیا خاک وفا ہو

سینے جو کہا وصل کی اک بات ٹھہر جا
فرمایا کہ مرجاؤ اگر تم کو مزا ہو

اے جان کوئی تم سا نہین دنیا مین ستمگر
بے دین ہو بے مہر ہو بد خو ہو بلا ہو

یہ مان لیا آپ کی عادت ہی تغافل
اے جان مگر وعدہ دیدار وفا ہو

صادق جو تمنا ہے تمہین باغ جنان کی
تو ذکر ہو اللہ کا اور یاد خدا ہو

غزل

ملکے بیخود ہوئے گر گمشدا یان جمال
طور روا سکے یہ قسم اور اسپہ پریشان جمال

تیرے دم ہی جہا نمین زندگی حسن و عشق
تو ہے میری جان تیرا حسن ہی جان جمال

ہون وہ پروانہ جو پھرتا ہی تلاش شمع مین
وہ نظر ہون جس کو کہتے ہین پریشان جمال

حسن در پردہ نے کتنے حشر برپا کر دئے
باہر اگر دیکھتے پردہ نشینان جمال

حشر مین کیا جائیگا دل سے تمہیں کا لگاؤ
میرا دست شوق ہوگا اور دامان جمال

از سر تو حسن قاتل کی بہار ین لوٹتے
پھول کلبان سے نکلے ہین شہیدان جمال

ساغر ان کیو واسطے اچھی سے اچھی جائیگی
ایسی ویسی کیا پہنینگے ہے گمان جمال

تیرے دم سے ہے جہان مین زندگی حسن و عشق
تو ہے میری جان تیرا حسن ہے جان جمال

ہون وہ پروانہ جو پھرتا ہے تلاش شمع مین
وہ نظر ہون جسکو کہتے ہین پریشان جمال

حسن در پردہ نے کتنے حشر برپا کر دئے
باہر آکر دیکھئے پردہ نشینان جمال

خلد مین کیا جائیگا دل سے محبت کا لگاؤ
میرا دستِ شوق ہوگا اور دامان جمال

از سر نو حسنِ قاتل کی بہارین لوٹتے
پھول کلیان بنکے نکلی ہین شہیدان جمال

ساغران کیواسطے اچھی سے اچھی جائیگی
ایسی ویسی کیا پئینگے مے گساران جمال

غزل

لیا جام فدا نے شراب کرکے مجھسے
چلا گیا مزا ساقی کباب کرکے مجھے

غرض یہ تھی کہ اٹھے درمیان سے پردہ شرم
وہ بے نقاب ہوئے بے حجاب کرکے مجھے

خرابی دل غمگین کا پوچھتے ہین سبب
غم فراق مین خود ہی خراب کرکے مجھے

میان مجمع عشاق اس ستمگر نے
کئے ہین ظلم بہت انتخاب کرکے مجھے

فدا مین اس پہ ہوا جو نظر نہین آتا
یہ عشق کس نے دیا انتخاب کرکے مجھے

ہے شوق پردہ یہان تک مرے پری رو کو
دکھائی شکل مگر محو خواب کرکے مجھے

غزل

سر جھکی نہ صرف دامن قاتل مین رہ گئی
خنجر کی نوک بھی دل بسمل مین رہ گئی

لب تک بھی اسکی نہ میری آہ ضعف سے
جب یہ غریب دل سے اٹھی دل ہی مین رہ گئی

اس درجہ مختصر ہوئی میری شب وصال
آخر سمٹ سمٹ کر ترے تل مین رہ گئی

لیلی کے بعد اب کوئی آتا نہین نظر
مجنون کی آنکھ پردہ محمل مین رہ گئی

وہ کہا کرین کہ قتل کو خنجر نہ اٹھا سکا
مین کیا کرون کہ دل کی ہوس دل ہی مین رہ گئی

منہ لگاتا نہین وہ خود ہی ادا والون کا
خیر آبرو تو غیر کی محفل مین رہ گئی

غزل

لے اڑے پہلے تو دل پیار کی باتین کرکے
اب چھپ رہے ہین نظر چور زمانے بھر کے

ہم بھی اللہ سے لوہے کا کلیجہ لاتے
یہ خبر کیا تھی کہ ہو جائینگے بت پتھر کے

ہے فدائی ترا اس دل پہ فدا ہو جاؤن
تجھ پہ قربان ہے قربان ہین اپنے سر کے

باغ عالم مین نہین حسن کے پھولون کی کمی
جس طرف جائیے لے آئیے جھولی بھر کے

رووت رووت جیا نکشت صبح سے ہو گئی شام رے
ورس دکہاد سپنہ مین آکے طیبہ نگر کے شیام رے
کام کرون سن اب کے سکہی ری ان بن نہین آرام
لٹ پٹ پلکیاں سر نگین انکہیان اور محمد نام رے
مین بہی برابر ہون مگن بہی برسے ہین سارے کھر مین کام
شایق دلکے داکی کرم بہر وہی ہول سگئے انجام رے

غزل

کوئی کیا جانے جو عالم عاشق کامل کا ہے — اُنکو آسان ہے وہی جو کام یان مشکل کا ہے
کیا کوئی سمجھے کہ کیا عالم دل بسمل کا ہے — زیر خنجر سر جہکا دو مشورہ یہ دل کا ہے
دیکہہ ہی لین آج کتنا حوصلہ قاتل کا ہے

ترک کی خود آپنے رسم محبت جان کر — پہیر لی یون آپنے چشم مروت جانکر
عاشق شوریدہ پابند حسرت جان کر — یا دل سے ملتے ہو ناحق بے حقیقت جانکر
خاک کا ذرہ نہین ٹکڑا ہمارے دل کا ہے

اُن سپکنے آبلون کو پہوڑ ہی دینا پڑا — دل کے ٹکڑے جمع کرکے جوڑ ہی دینا پڑا
مجہکو عہد وادخواہی توڑ ہی دینا پڑا — حشر کے دن مجہکو دامن چہوڑ ہی دینا پڑا
دیکہہ کر اتنا کہ منہ اترا ہوا قاتل کا ہے

جس طرح وحشت کرے خاک کربلا کا ادب — جس طرح عظمت کرے یوسف کی دلہا کا ادب
ہر مسلمان پر ہے واجب جیسے قرآن کا ادب — اہل دل کو چاہئے گورغریبان کا ادب
یہ بہی اک ٹکڑا زمین کو کعبہ قاتل کا ہے

اتنی جلدی کیا ہے فرط شوق ہی وحشی بن — کہیل جاتا جان پر ہے اہل ہمت کا چلن
دیکہہ چہنٹے مین قوی ہے اب شہزادان وطن — سیل مین غسل کرلین باندہ لین سر کفن
قصد آج اے دل مضمم کو تجہ قاتل کا ہے

غزل

تری تصویر مین یہ بات بہی تجہسے نرالی ہے — کہ جتنا چاہو لپٹا لو نہ جہڑکی ہے نہ گالی ہے
تمہاری شوخیون نے ہاتہہ مین تیغ جفا لی ہے — ادا جو ہے مری جان وہ زمانے سے نرالی ہے

رقابت سے ہوئے گل مین ایسی پھوٹ ڈالی ہے
جدا پتے سے پتہ ہے الگ ڈالی سے ڈالی ہے

وہ تیرہ بہلی سی رنگت ہی نہ وہ چہرہ پہ لالی ہے
یہ کس کے عشق مین تمنے خزین صورت بنالی ہے

جو زلفین آئین چہرہ پر تو جھنجھلا کی کہا مت بھی
بڑی منہ چڑھنے والی بلا لین لینے والی ہے

غزل

حشر برپا ہو تو وہ بھی یا خدا پردے مین ہو
وہ پشیمان ہو اگر رونے جزا پردے مین ہو

وہ بھری محفل مین رسوا ہو نہ سب کے سامنے
میرا اس کا فیصلہ سب سے جدا پردے مین ہو

پردے پردے مین کیا ہے اپنے خون آرزو
خون بہا کے واسطے دار القضا پردے مین ہو

ہو چکی تشہیر الفت ہو چکین رسوائیان
اب گلے لگجاؤ تم بیفائدہ پردے مین ہو

پڑ رہی ہین بیطرح تم پر نگاہین غیر کی
بیٹھ جاؤ میری آنکھوں مین ذرا پردے مین ہو

ذرے ذرے مین تمہارا نور ہے جلوہ فگن
جب یہ شوق خود نمائی ہے تو کیا پردے مین ہو

نادر نادار کی یارب یہی ہے التجا
اس بت پردہ نشین سے ماجرا پردے مین ہو

غزل

بسیار نظر کردم در کعبہ و بتخانہ
در دیدہ نمی آید جز جلوہ جانانہ

بر سنگ در ساقی صد بار زنم سجدہ
این است نماز من بر مشرب رندانہ

در چشمہ میخانہ صد بار وضو کردم
با پیر مغان باہم تعلیم مریدانہ

در ملت خود دانم ہر مخلص بیصورت
با زاہد زندیقم با شیخ نہ یارانہ

صد خم مے وحدت یکجام نہ بندرم
ساقی چہ شود ما را یک جرعہ پیمانہ

چیزیکہ بنظر آید در شے تو از ظاہر
یک ذرہ نمی بینم در صورت بیگانہ

غزل

ہزار پردہ نشین بن کے اپنے گھر مین رہے
نہ چھپ سکے وہ نظر سے مری نظر مین رہے

کسی کا جلوہ عارض اگر نظر مین رہے
نہ نہیں دل مین نہ باقی تڑپ جگر مین رہے

پلا دو تیغ کا پانی جو اپنے ہاتھ سے تم
کبھی نہ شورش فرقت مرے جگر مین رہے

تمہارے ناوک مژگان کے وہی ترکش تھے
کبھی یہ دل مین رہے اور کبھی جگر مین رہے

یہی کرینگے منور ہماری تربت کو
جو بعد مرنے کے داغ جگر جگر مین رہے

مسدس

آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

اک دن جو سوئے گور غریباں ہوا گذر
کچھ ڈھیر ٹوٹی قبروں کے آئے مجھے نظر
چادر چڑھائی اشکوں کی مین نے بچشم تر
آئی صدا کسی کی کہ اے میرے نوحہ گر
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

سینہ مین داغ دل مین خلش جسم ہے فگار
اٹھتے ستم اٹھائے کہ جن کا نہین شمار
شبنم بھی میرے حال پہ روتی ہے زار زار
برسائے آکے پھول جو اے ابر نو بہار
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

دیکھا تو اک شہید وفا کی وہ قبر تھی
مثل عروس عطر حنا مین بسی ہوئی
برسے تھے یاس و حسرت دار مان و بیکسی
آتی تھی بار بار وہاں سے صدا یہی
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

وہ دن گئے کہ تنہا کوئی اگلر دستگلے کا بار
اب کیا غرض گذر گئی وہ فصل وہ بہار
پھولوں کا ڈالنا بھی لحد پر ہے اب تو بار
آیا ہے فاتحہ کو تو ہاں دیکھ ہوشیار
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

زخم جگر پہ ہاتھ ہے اب تک دھرا ہوا
ظالم ہے تیرے ظلم کا پردہ ڈھکا ہوا
یوں جس کو دیکھ دیکھ کے تو خود نما ہوا
دل کا وہ آئینہ ہے بغل مین دبا ہوا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

اس آئینہ مین دیکھ کہین بال پڑ نہ جائے
بخیہ ہمارے زخم جگر کا ادھڑ نہ جائے
برچھی نگاہ ناز کی سینہ مین گڑ نہ جائے
اے جلد باز یاز بات بنی ہے بگڑ نہ جائے
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

اب تک وہی جلوہ ہے دل دردناک مین
ہین آبلہ گوشۂ انگوار ناک مین
ماتم کے کچھ نشاں ہین گریبان چاک مین
صد حسرتا یوں ملے میرے ارمان خاک مین
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

دل میرے ساتھ یوں ہے لحد مین گڑا ہوا
انگشتری مین جیسے نگینہ جڑا ہوا
برسوں سے اک امید مین ہوں پڑا ہوا
کیا سوچتا ہے قبر پہ لے گل کھڑا ہوا

آہستہ برگ گل بنفشاں برمزار ربا
آئے جو تو لحد پہ تو بس اور کیا کہوں
پھر اپنے ہاتھ باندھ کے چپکے سے یوں کہوں
آہستہ برگ گل بنفشاں برمزار ربا
پورا ہوا نہ گلشن عالم میں مدعا
کہائی نہ میں نے اس چمنستاں کی ہوا
آہستہ برگ گل بنفشاں برمزار ربا
مٹی میں مل گیا وہ جوانی وہ سب غرور
آئے جو فاتحہ کو کسی دن وہ رشک حور
آہستہ برگ گل بنفشاں برمزار ربا
روشن ہے قبر داغ جگر کا وہ نور ہے
یوں بھول جائے تو تو مروت سے دور ہے
آہستہ برگ گل بنفشاں برمزار ربا
ٹوٹی سی ایک قبر میں سوں میں شکستہ حال
باقی جو کچھ رہی ہو کدورت وہ دے نکال
آہستہ برگ گل بنفشاں برمزار ربا

بس نازک است شیشۂ دل در کنار ربا
اٹھکر بصد ادب ترے قدموں کو چوم لوں
میں تشنہ لب شراب محبت میں چور ہوں
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ربا
وہ غنچہ ہوں کہ کھلتے ہی مرجھا کے رہ گیا
لائے جو میری قبر کے کچھ پھول اے صبا
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ربا
اب چاندسی وہ چہرہ کہاں اور کہاں وہ نور
کہنا کہ جسم ہے مرا تجھو نے چور چور
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ربا
میری لحد میں میت کے لیے آغوش رہے
آ فاتحہ کو شوق سے پر یہ ضرور رہے
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ربا
مرنے کے بعد مجھسے نہ رکھ دل میں تو ملال
جانے دے پچھلی باتوں پر ایمان خاک ڈال
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ربا

مولود شریف کتب غزلیات جدید

مولود غلام امام شہید	۵ر
مولود سعدی	۳ر
مولود سعیدی	۳ر
مولود شریف جدید	۴ر
بہار خلد مظہر نور	۴ر
زیور ایمان۔ خاص عورتوں کیلئے یہ بے نسبت کا مولود ہے نہایت فصیح اور سلیس عبارت میں ہے	۸ر
میلاد اجمیری	۳ر
گلزار نقی حصص چار	۱۲ر
گلدستہ عطار چار حصص	۱۲ر
بہشتی زیور کامل گیارہ حصے	۱۲ر
میلاد شریف اکبر وارثی	۱۲ر
صبر کا پھل یعنی ذکر حضرت ایوب علیہ السلام چار آنہ	۴ر
داستان یوسف نظم و نثر	۶ر
روایت بلال معہ حکایت	
فرعون	۴ر
معراج معلی یعنی مباحثہ زمین و آسمان معہ	
معراج نامہ	۳ر

رنگیلی جوگن	ار
نرالی جوگن	ار
مستانی جوگن	ار
مستانہ جوگی	ار
انوکھی جوگن	ار
چلبلا معشوق	ار
چنچل معشوق	ار
نرالا معشوق	ار
انوکھا معشوق	ار
بہار داغ	ار
چہکتی بلبل	ار
مجموعہ قوالی	ار
کلام داغ	ار
شان خواجہ	ار
فراق خواجہ	ار
فراق صابر	ار
غزلیات اکبر	ار
غزلیات نشتر	ار
بوسہ صنم	ار
بزم سخن	ار
دیوان بانو	ار

اصلی زہر عشق بالتصویر

یہ وہ زہر عشق ہے جو ایک مدت سے آپکو اسکی تلاش بفضل خدا چھپکر تیار ہو گئی ہے حصہ اول ۵

فریب عشق حصہ دوم	۴ر
بہار عشق حصہ سوم	۴ر
لذت عشق حصہ چہارم	۴ر
خنجر عشق حصہ چہارم	۴ر

زہر عشق کامل یعنی پانچوں حصے یکجا کے خرید ار کو صرف ایک روپیہ ١٢ر

نیز ان کتابوں کے علاوہ ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہیں۔ اور تاجران کتب کو باجرانہ نرخ سے بکفایت روانہ کیجاتی ہیں۔ تاجران صاحبان ایک مرتبہ ہمارے یہاں سے ضرور خرید فرمائیں۔

ملنے کا پتہ کتب خانہ قدیر اینڈ کو محلہ گز لنصیاد سے ملے